نفاذِ اسلام کی جدوجہد کا
علمی و فکری ترجمان

ماہنامہ
الشریعہ
گوجرانوالہ

جلد ۱	اپریل ۱۹۹۰ء	شمارہ ۷

سرپرست
شیخ الحدیث مولانا محمد سرفراز خان صفدر

مدیر
ابو عمار زاہد الراشدی

معاونین
ڈاکٹر نور محمد غفاری
پروفیسر غلام رسول عدیم
حافظ مقصود احمد ایم اے
حافظ عبید اللہ عابد
حافظ محمد عمار خان ناصر

بدل اشتراک

اندرون ملک	سالانہ -/۱۰۰ روپے	فی پرچہ -/۱۰ روپے
امریکی ممالک	سالانہ پندرہ ڈالر	
یورپی ممالک	سالانہ دس پونڈ	
سعودی عرب	سالانہ پچاس ریال	
عرب امارات	سالانہ پچاس درہم	

خط و کتابت کا پتہ
مدیر ماہنامہ الشریعہ مرکزی جامع مسجد گوجرانوالہ
پوسٹ بکس ۳۳۱ گوجرانوالہ

رقوم کی ترسیل کے لیے
مولانا زاہد الراشدی
اکاؤنٹ نمبر ۱۵۹۹ حبیب بینک، بازار تھانیوالہ
گوجرانوالہ

مسعود اختر نے مسعود پرنٹرز سرکلر روڈ لاہور سے طبع کیا اور حافظ محمد عبد المتین خان زاہد نے مرکزی جامع مسجد گوجرانوالہ سے شائع کیا

اسلامی نظریاتی کونسل کی رجعت قہقری

اسلامی نظریاتی کونسل پاکستان ایک آئینی ادارہ ہے جس کے قیام کی گنجائش ۷۳ء کے دستور میں اس مقصد کے لیے رکھی گئی تھی کہ پاکستان میں مروجہ قوانین کا شرعی نقطۂ نظر سے جائزہ لے کر خلافِ اسلام قوانین کو اسلام کے سانچے میں ڈھالا جائے اور قانون سازی کے اسلامی تقاضوں کے سلسلہ میں قانون ساز اداروں کی راہنمائی کی جائے۔ ۷۳ء میں دستور کے نفاذ کے موقع پر اس کام کے لیے سات سال کی مدت طے کی گئی تھی لیکن ۸۰ء تک کونسل نے اس سمت کوئی پیش رفت نہ کی اور جنرل محمد ضیاء الحق مرحوم نے اپنے دورِ اقتدار میں اسلامی نظریاتی کونسل کی تشکیلِ نو کر کے اسے نہ صرف متحرک بنایا بلکہ اسلامی نظریاتی کونسل ہی کی سفارشات کی بنیاد پر حدود آرڈیننس اور دیگر اسلامی قوانین کے نفاذ کا آغاز کیا۔ اس دور میں نافذ ہونے والے اسلامی قوانین کے نامکمل ہونے اور عملدرآمد کا پہلو خاصا کمزور ہونے کے بارے میں دینی حلقے بھی مسلسل آواز اٹھاتے رہے لیکن یہ بات طے شدہ ہے کہ چند اسلامی قوانین جس حد تک بھی نافذ ہوئے وہ تمام مکاتبِ فکر کے سربرآوردہ علماء کرام کی مشاورت اور اسلامی نظریاتی کونسل کی سفارشات کی بنیاد پر تھے اور اصولی اور شرعی لحاظ سے درست تھے۔

ہماری معلومات کے مطابق اس دور میں اسلامی نظریاتی کونسل نے اسلامی قانون سازی کے حوالے سے اسی فی صد کام مکمل کر کے قوانین کے مسودات مرتب کر دیے ہیں جو نفاذ و عملدرآمد کے لیے حکمرانوں کی میز پر تیار پڑے ہیں۔

بدقسمتی سے ہمارے موجودہ حکمرانوں کو اسلام کے نفاذ سے کوئی دلچسپی نہیں ہے بلکہ ان کی پالیسیوں کا رخ یہ نظر آ رہا ہے کہ اسلام کی جدید تعبیر و تشریح اور نام نہاد اجتہاد کے نام پر مغربی افکار و نظریات کو اسلام کے لیبل کے ساتھ مسلط کر دیا جائے لیکن اسلامی نظریاتی کونسل کا ٹھوس علمی و فکری کام ان کی راہ میں بڑی رکاوٹ ہے۔ چنانچہ اسلامی نظریاتی کونسل کی تشکیلِ نو کر کے اس میں درباری قسم کے نام نہاد اہلِ علم اور ملحدین کو شامل کر دیا گیا ہے اور نئی کونسل کے افتتاحی اجلاس سے خطاب کرتے ہوئے حکمران پارٹی کی سربراہ بیگم بے نظیر بھٹو نے اسلامی نظریاتی کونسل کو ہدایت کی ہے کہ وہ حدود آرڈیننس اور دیگر اسلامی قوانین پر نظرثانی کرے اور انہیں اجتہاد کے نام پر حکمران پارٹی کے مزعومہ رجحانات اور تقاضوں کے مطابق ڈھالے۔

ہمارے نزدیک "اسلامی نظریاتی کونسل" کی یہ رجعت قہقری نہ صرف قانون سازی کے اسلامی تقاضوں سے متصادم ہے بلکہ اجتہاد اور تعبیرِ جدید کے نام پر ملک کو الحاد کی آماجگاہ بنانے کی بھی ایک کوشش ہے جس کا علمی و دینی حلقوں کو سنجیدگی سے نوٹس لینا چاہیے۔